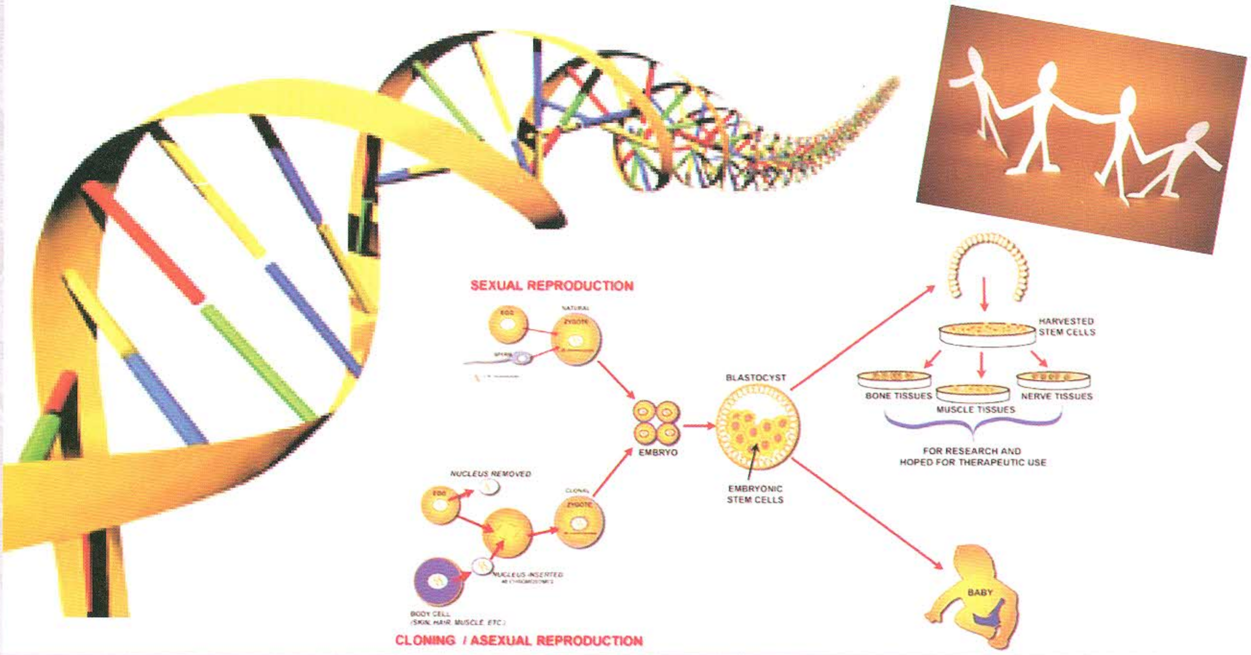

کلوننگ کا تعارف اور اس کی شرعی حیثیت

عبدالرشید
ریسرچ آفیسر،
اسلامی نظریاتی کونسل

کلوننگ (clonning) کے لغوی معنی

Clone کے لغوی معنی ہم شکل اور مماثل کے ہیں تو کلوننگ (clonning) کے معنی ہوئے ایک طرح کی ہم شکل چیزیں پیدا کرنا۔

اصطلاحی معنی

کلوننگ سے مراد تخلیق کا وہ غیر فطری طریقہ کار ہے جس کے ذریعے ایک ہی طرح کے حیوانات یا ان کے اعضاء جزوی یا کلی طور پر کثیر تعداد میں بنائے جا سکتے ہیں گویا کہ کلوننگ جینیاتی ٹیکنالوجی (Genetic engineering) کی وہ قسم ہے جس میں سالمہ (molecule) یا جانور یا پودوں کی بہت ساری نقول بنائی جا سکتی ہیں۔ کلون ہمیشہ ایک دوسرے کی ہو بہو (exact) کاپیاں اور نقول ہوتی ہیں۔ عمومی طور پر ایسے جانوروں کو کلون کہا جاتا ہے جو غیر معمولی خصوصیات کے حامل ہوں۔[1] کلوننگ کے تحت حاصل ہونے والا بچہ اپنے باپ کی ایک طرح سے کاربن کاپی ہوتا ہے گویا کہ کلوننگ اس طرح کا عمل ہے کہ جس طرح فوٹو کاپی مشین سے متعدد کاپیاں ممکن ہوتی ہیں اسی طرح کلوننگ سے بھی۔

کلوننگ کے پیچھے کارفرما عوامل

کلوننگ ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی طرح ایک مصنوعی طریقہ تولید ہے اور سائنس دانوں کا بھی یہی اہم مقصد ہے کہ بغیر کسی جنسی اختلاط کے بچے پیدا کئے جائیں۔ کلوننگ کے اہم محرکات درجہ ذیل ہیں:

۱۔ بغیر جنسی اختلاط کے بچے کی پیدائش

۲۔ بے اولاد لوگوں کی محرومی کا ازالہ کرنا

۳۔ ہم شکل جانور بنانا

۴۔ معیاری اور اچھی نسل کے جانور حاصل کرنا

سائنس دانوں نے جب دیکھا کہ ریڑھ کی ہڈی نہ رکھنے والے جانور بغیر کسی جنسی عمل کے بچوں کو جنم دیتے ہیں تو کیوں نہ ریڑھ کی ہڈی والے جانور بچوں کو جنم دیں اور انہیں کسی جنسی عمل سے نہ گزرنا پڑے۔ اس کے پیش نظر انہوں نے ۱۹۸۰ء میں مینڈک پر تجربہ کیا اور بالغ مینڈک کے خون کے سرخ خلیوں سے مینڈک کے بچے پیدا کرنے

میں کامیاب ہوئے۔ یہ تجربہ ابتداً تو کامیاب رہا لیکن بعد میں ان بچوں کی موت واقع ہوئی۔ بعدازاں سائنس دانوں نے استقرار حمل کے بعد کے جنین (embryo) کے خلیوں کو بنیاد بنا کر مزید تجربات کئے جو کامیاب رہے۔ یہی طریقہ دوسرے جانوروں جیسے بھیڑوں اور گائیوں کے بچوں پر بھی آزمایا گیا۔

کلوننگ کا تاریخی پس منظر

۱ - ۱۹۵۰ء: پہلی بار بیل کے نطفہ کو C ۷۹ پر منجمد کر کے دوسری گائے میں منتقل کیا گیا۔

۲ - ۱۹۵۲ء: رابرٹ برگز (Robert Briggs) اور تھامس کنگ (Thomas King) نے مینڈک کے لاروے کے خلیوں سے پہلا حیوانی کلون بنانے کا اعزاز حاصل کیا۔

۳ - ۱۹۷۸ء: پہلی ٹیسٹ ٹیوب بے بی لوئیس (Louise) پیدا ہوئی۔

۴ - ۱۹۸۳ء: متبادل ماں (surrogate) کے رحم میں پہلی بار انسانی جنین (embryo) کو کامیابی سے منتقل کیا گیا۔

۵ - ۱۹۸۵ء: ریلف برنسٹر (Ralph Brinster) لیبارٹری میں پہلا ٹرانس جنگ 'سور' پیدا کیا گیا جو انسانی نشوونما کے ہارمون بناتا تھا۔

۶ - ۱۹۹۳ء: جارج ٹاؤن یونیورسٹی کی ایک ٹیم انسانی جنین کا کلون تیار کرنے میں کامیاب ہوئی۔

۷ - ۱۹۹۳ء: ہیل (Hall) اور سٹل مین (Still Man) نے پہلی دفعہ مصنوعی طریقے پر نمو کے مراحل طے کرنے والے جنین (embryo) کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا اور ان سے جڑواں بچے پیدا کئے۔

۸ - ۱۹۹۴ء: ایک ۴۰ سالہ عورت نے اپنے رحم میں اپنی بیٹی کے جنین (embryo) کو رکھ کر اس کو جنم دیا۔

۹ - ۱۹۹۴ء: روزلن انسٹیٹیوٹ، سکاٹ لینڈ میں بھیڑ کے جنین کے خلیوں میں سے مرکزہ نکال کر دوسری مادہ بھیڑ کے بیضوں میں منتقل کیا گیا۔ اس عمل کے نتیجے میں دو بھیڑیں بنام میگن (Megon) اور مورگن (Morgon) پیدا ہوئیں۔

۱۰ - ۱۹۹۷ء: روزلن انسٹی ٹیوٹ، سکاٹ لینڈ کے سائنسدانوں نے بھیڑ کے پستانوں کے خلیوں میں سے مرکزہ نکال کر اسی سے اس کی ہم شکل بھیڑ پیدا کی جس کا نام "ڈولی (Dolly)" رکھا گیا۔

۱۱ - ۱۹۹۷ء: امریکہ کی ایک تحقیقاتی ٹیم نے ڈان وولف (Don Wolf) کی سربراہی میں بندروں کے جنین کے خلیوں میں سے مرکزہ نکال کر بندریا کے بیضوں میں منتقل کیا اور اس کے نتیجے میں دو ہم شکل (Clone) بندر پیدا ہوئے۔[(2)(3)]

کلوننگ کی اقسام

کلوننگ کی معروف اقسام حسب ذیل ہیں:

۱ - بالغ ڈی این اے کلوننگ (Adult DNA Clonning)

۲ - جنین کلوننگ (Embryo Clonning)

۳ - معالجاتی کلوننگ (Theraputic Clonning)

۱- بالغ ڈی این اے کلوننگ (Adult DNA Clonning)

بالغ ڈی این اے کلوننگ سے مراد وہ عمل ہے جس میں ایک بیضہ یا جنین (ovum / embro) سے اس کا ڈی این اے (DNA) الگ کر دیا جاتا ہے اور ایک بالغ انسان کے جسمانی خلیہ (Somatic cell) کا ڈی این اے (DNA) اس کی جگہ لگا دیا جاتا ہے اور پھر اس بیضے جنین کو جسمانی خلیے کے ڈی این اے کے ساتھ نمو کے مراحل سے گزارا جاتا ہے۔ ڈولی (Dolly) نامی بھیڑ کی کلوننگ کے لئے یہی طریقہ اختیار کیا گیا تھا۔

اگرچہ عمل تولید (reproduction) کے لئے نر و مادہ کے نطفے ہی استعمال ہوتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ہر خلیے میں بالقوۃ یہ استعداد رکھی ہوئی ہے کہ مناسب ماحول ملنے پر اس جسمانی خلیے (Somatic cells) سے بھی ایک مکمل انسان وجود میں آسکتا ہے لیکن یہ بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا ایک عجیب نظام ہے کہ صلاحیت کے باوجود جسمانی خلیے (Somatic cells) ایک خاص کیمیاوی پروگرام کے تحت ایک مخصوص کام سرانجام دیتے ہیں اور باقی خصوصیات ان میں عملاً خاموش رہتی ہیں۔ اگرچہ کچھ عرصہ قبل تک اکثر سائنسدانوں کا خیال تھا کہ ایسے مخصوص

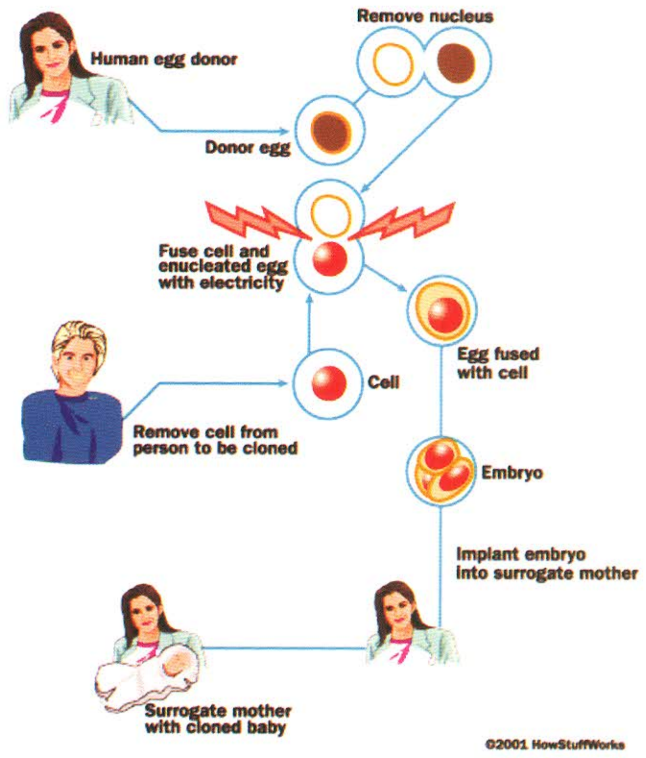

خلیات (differentiated) کو پھر واپس (undifferentiated) والی حالت پر نہیں لایا جاسکتا تاکہ یہ ایک بارآور بیضہ کی طرح عمل تولید شروع کر سکیں۔

۲ جنین کلوننگ (Embryo cloning)

جنین کلوننگ (Embryo clonning) کو مصنوعی طریقے پر جڑواں بچے پیدا کرنے کا عمل بھی کہا جاتا ہے۔ جنین (embryo) کی کلوننگ ایک معیاری ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے طریقہ کار سے شروع ہوتی ہے۔ کلوننگ اس طریقہ کار سے بہت مشابہ ہوتا ہے جس سے قدرتی طور پر جڑواں بچے پیدا ہوتے ہیں جن میں مینڈک اور چوہے شامل ہیں تاہم انسانی جنین (Human embryo) پر یہ تجربات بہت محدود ہیں۔ تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ انسانی جنین میں قدرتی طور پر کئی مراحل (Two cell stage) کامیابی سے طے کیے گئے ہیں لیکن اس کے بعد ان خلیات کی مزید تقسیم نامعلوم وجوہات کی بنا پر رک گئی۔

رابرٹ سٹل مین اور اس کی ٹیم کے دوسرے سائنسدانوں نے اکتوبر ۱۹۹۴ء میں بارآور بیضہ کو کامیابی کے ساتھ الگ (split) کرنے میں کامیاب ہونے کا اعلان کیا۔ اخلاقی اقدار کی پامالی سے بچنے کے لئے محققین نے صرف ان بارآور بیضوں کو اپنے تجربات کے لئے منتخب کیا جن کے مکمل جنین بننے اور پیدا ہونے کے امکانات کلی طور پر معدوم تھے۔

۳ معالجاتی کلوننگ (Therapeutic clonning)

کلوننگ کی تیسری قسم معالجاتی کلوننگ کہلاتی ہے، معالجاتی کلوننگ کے ابتدائی مراحل وہی ہیں جو بالغ ڈی این اے (Adult DNA) کے ہیں اور جس کے نتیجے میں بننے والے جنین (embryo) کو ۱۴ دنوں تک کے لئے بڑھنے دیا جاتا ہے۔ معالجاتی کلوننگ کسی بیمار شخص کے جسم سے بالغ ڈی این اے لے کر مصنوعی طریقے پر اس سے مکمل عضو یا اعضاء (دل، لبلبہ، جگر وغیرہ) بنا کر اس بیمار شخص کے جسم میں اس کی پیوند کاری کرنے کے عمل کا نام ہے، معالجاتی کلوننگ اگرچہ ابھی تک تصوراتی ہے تاہم سائنسدان اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے برابر تحقیق میں لگے ہوئے ہیں اور کسی حد تک اس کی ابتدائی مشکلات پر قابو بھی پالیا گیا ہے۔ معالجاتی کلوننگ میں وہ جنین استعمال ہوگا جس کے لئے جسمانی خلیہ (Somatic cell) کا مرکزہ استعمال کیا گیا اور پھر اسی جنین کے ابتدائی خلیات (stem cells) حاصل کئے گئے ہوں۔ اگرچہ ابھی تک کسی لیبارٹری کلینک میں معالجاتی کلوننگ کے ذریعے کوئی انسانی عضو نہیں بنایا جاسکا لیکن مستقبل میں اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ابتدائی تجربات اور ان تجربات کے بنیادی خدوخال لئے گئے ہیں جو بالترتیب درج ذیل ہیں:

۱ - کسی بیمار شخص کے بدن کے خلیہ (Somatic cell) سے ڈی این اے حاصل کرنا۔

۲ - اس حاصل شدہ ڈی این اے کا جنین (embryo) کی اپنی ڈی این اے (DNA) کی جگہ ڈالا جانا اور جنین کا اپنا ڈی این اے (DNA) الگ کرنا۔

۳ - دو ہفتے تک اس جنین کو ایک مخصوص ماحول میں رکھنا تاکہ اس کی نشوونما شروع ہو سکے۔

۴ - اب جنین کے ابتدائی خلیے (stem cells) نکال دیئے جاتے ہیں، یہ مرحلہ نہایت خطرناک ہوتا ہے اور اس میں اکثر جنین مر جاتے ہیں۔

۵ - اس کے بعد حاصل شدہ خلیات سے مطلوبہ عضو بنانے کے لئے ان کو ایک خاص میڈیم میں رکھا جاتا ہے، ۹۰ حمل میں سے ایک حمل کا بارآور بیضہ (Two cell stage) پر جدا ہو کر مشابہ جڑواں بچے (Mono-zyojotic twins) پیدا کرتے ہیں۔ اس قسم کے بچوں کا جنسیاتی مادہ ایک دوسرے کے مشابہ ہوتا ہے۔

خود اللہ تعالیٰ فطری طریقے پر کلون بنانے والی سب سے بڑی ذات ہے، جس سے گاہے بگاہے قدرتی طور پر مشابہ جڑواں بچے پیدا ہوتے ہیں جبکہ

جنین کلوننگ میں یہی طریقہ انسانی تدبیر کے ساتھ ارادتاً لیبارٹری میں دہرایا جاتا ہے۔

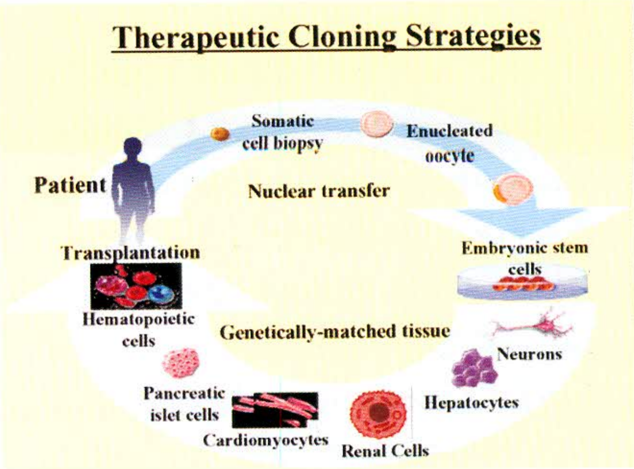

انسانی جنین کی کلوننگ کا طریقہ کار
(Procedure of Human Embryo)

۱ - ایک نسوانی بیضہ اور مردانہ نطفہ (سپرم سیل) کو شیشے کی ایک مخصوص پلیٹ (Petri dish) میں مصنوعی طریقہ پر ملا دیا جاتا ہے۔

۲ - دونوں کے ملنے کے بعد بارآور بیضہ (Fertilized ovum) کو تقسیم کے آٹھ سیلز (Blastula Stage) کے مرحلے تک بڑھنے دیا جاتا ہے۔ خلیات کی یہ تقسیم جفت ہوتی ہے یعنی دو سے چار پھر چار سے آٹھ، پھر آٹھ سے سولہ۔۔۔ Blastula Stage کے مرحلے پر اس شیشے کی پلیٹ میں ایسا کیمیائی مواد ڈالا جاتا ہے جس سے زونا پیلوسیڈا (Zona Pellucida) کی جھلی خلیہ سے الگ کرنے کے ساتھ خلیوں کو غذائیت بھی فراہم کرتی ہے۔

۳ - زونا پیلوسیڈا (Zona Pellucida) الگ ہونے کے بعد تمام خلیات الگ الگ ہو جاتے ہیں پھر ہر خلیہ کو الگ (Petri dish) میں ڈال دیا جاتا ہے۔

۴ - ہر خلیہ (بارآور بیضہ) الگ (Petri dish) میں ڈالنے کے بعد ان پر ایک بار پھر زونا پیلوسیڈا (Zona Pellucida) کی جھلی مصنوعی طریقے سے چڑھائی جاتی ہے اور ایک بار پھر ان کو تقسیم در تقسیم کے عمل سے گزارنے کے لئے کیمیائی مواد ڈالا جاتا ہے۔

۵ - سٹل مین (Still Man) اور اس کی ٹیم کے تجربات سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ جنین کلوننگ کے بہترین نتائج اس وقت حاصل ہو سکتے ہیں جب بارآور بیضہ (zygote) کو دو خلیات کے مرحلے یعنی (Two-cell Stage) پر الگ کر کے کلوننگ کا عمل شروع کیا جائے۔

۶ - بارآور بیضہ (Fertilized ovum) کے بہت سارے جوڑوں کو تقسیم کے عمل کے ذریعے ۳۲ خلیات میں یونہی چھوڑ دیا جاتا ہے تاکہ مناسب نشوونما پا سکے۔ (Stem cells) خلیات کی ایک نادر قسم ہے جو کہ انسانی اعضاء اور بافت کی شکل اختیار کر سکتے ہیں۔ نتیجتاً بننے والا مطلوبہ عضو یا بافت مریض کے جسم میں پیوند کاری کے عمل کے ذریعے لگایا جاتا ہے۔

رکاوٹیں

۱ - Stem cell کا جنین سے کامیابی کے ساتھ حصول اور پھر لیبارٹری میں اس کی نشوونما۔ (یہ مرحلہ لیبارٹری میں کامیابی کے ساتھ پایہ تکمیل کو پہنچ چکا ہے)۔

۲ - Stem cell کو مطلوبہ بافت کی شکل اختیار کرنے کے لئے مائل کرنا۔ اب تک انسانی بدن کے تقریباً ۲۲۰ قسم کے خلیات میں سے اکثر کو مائل کیا جا چکا ہے۔

۳ - بافت یا اعضاء کے بننے کے بعد مریض کا جسم اس نئے عضو یا بافت کو قبول کرے کیونکہ مریض کا جسم اگر اس نئے عضو کو قبول کرنے سے انکار کر دے تو پھر مریض کے لئے خطرے کا باعث ہوگا۔

ممکنہ فوائد

اگر معالجاتی کلوننگ کا طریقہ کار کامیابی سے ہمکنار ہوتا ہے تو جان بلب مریضوں کے لئے ہو بہو جینیاتی لحاظ سے مشابہ اعضاء وافر مقدار میں مہیا ہو سکیں گے اور یوں بے شمار جان بلب مریضوں کو موت کے منہ میں جانے سے بچایا جا سکے گا۔ اس کے چند ممکنہ فوائد حسب ذیل ہیں:

۱ - ذیابیطس کے مریضوں کے لئے انسولین پیدا کرنے والے خلیات کی کلوننگ

۲ - فالج اور رعشہ کے مریضوں کے لئے اعصابی خلیے (Nerve Cells) کی کلوننگ

۳ - جگر کے مریضوں کے لئے جگر کے خلیوں کی کلوننگ

انسان کی جزئی یا کلی کلوننگ

انسانی کلوننگ کی شرعی حیثیت جاننے کے لئے اگر اس کے فوائد و نقصانات پر نظر ڈالی جائے تو جواز اور عدم جواز کی کوئی راہ نکل سکتی ہے۔ چنانچہ اس کے فوائد و نقصانات بالترتیب حسب ذیل ہیں:

فوائد

۱ - اولاد سے محروم حضرات کلوننگ کے عمل کے ذریعے جسمانی خلیہ (Somatic cell) سے اپنی مرضی کے مطابق بچہ یا بچی حاصل کر سکتے ہیں۔

۲ - والدین اپنے بچوں میں اعلیٰ کارکردگی والے انسانوں کی خصوصیات منتقل کر کے بہتر نتائج کے حامل بنا سکتے ہیں۔

۳ - کلوننگ کے ذریعے مخصوص خصوصیات کے حامل افراد کی نقول تیار کی جاسکتی ہیں اور ان خصوصیات کو محفوظ رکھا جاسکتا ہے۔

۴ - میاں بیوی میں اولاد نہ ہونے کی وجہ سے جو فاصلے اور چپقلش ہوتی ہے وہ ختم ہو جائے گی۔

۵ - کلوننگ کے عمل کے ذریعے والدین اپنی منشا کے مطابق بچہ یا بچی حاصل کر سکتے ہیں۔

نقصانات

۱ - انسانی کلوننگ سے اخلاقی قدریں گر جائیں گی اور لوگ فطری طریقہ تولید سے عاری ہو جائیں گے۔

۲ - کلوننگ ایک مہنگا ترین سائنسی عمل ہے اور کامیابی کے امکانات بہت کم ہیں جو کہ وقت اور پیسے کا ضیاع ہے۔

۳ - ڈولی نامی بھیڑ کی کلوننگ کے دوران تقریباً ۷۰۰ بیضوں پر تجربات کئے گئے اور ان میں سے صرف ایک تجربہ کامیاب ہوا۔ گویا کامیابی کی شرح نہایت کم یعنی ایک اور سات سو (۱:۷۰۰) ہے۔

۴ - کئی انسانی جینز (Human embryos) کو ضائع کرنے کے بعد انسانی کلوننگ ممکن ہو سکے گی۔ کیا یہ دانشمندی ہو گی کہ ایک غیر موجود کے لئے موجود کو ضائع کر دیا جائے۔

۵ - کلوننگ کے ذریعے پیدا ہونے والا انسان معاشرے میں نچلے درجے کا شہری سمجھا جائے گا جس سے وہ احساس کمتری کا شکار ہو گا اور معاشرے میں احترام کی نگاہ سے محروم رہے گا۔

۶ - انسانی کلوننگ سے معاشرے میں طرح طرح کے جرائم جنم لیں گے۔

۷ - والدین اس سے حقیقی طور پر محبت نہیں کر پائیں گے۔

۸ - کلوننگ سے خاندانی نظام تباہ ہو جائے گا۔

۹ - اس طرح غیر مرد و عورت کے جنین ملا کر بچے پیدا کرنے کا عمل انسان کی شرافت پر کاری ضرب ہے گویا کہ انسان بھیڑ بکریوں کی طرح ہو گیا نیز اس سے عورتوں میں بے پردگی کا رجحان بھی بڑھ جائے گا۔

۱۰ - اگر انسانی کلوننگ سے ہم شکل بچے پیدا کئے جائیں اور ان میں سے کوئی جرم کا ارتکاب کرے تو اصل مجرم کا پتہ نہیں چلے گا۔ اس طرح جرائم کو فروغ ملے گا اور امن و امان خطرے میں پڑ جائے گا۔

۱۱ - انسانی وقار اور اس کے جنیاتی مواد کا احترام ختم ہو کر رہ جائے گا۔(4)(5)(6)

کلوننگ کے مجوزین کے دلائل

ڈولی کے پروجیکٹ پر کام کرنے والے سائنسدانوں اور شعبہ جنیاتی انجینئرنگ کے ماہرین کا کہنا ہے کہ:

۱ - ممکن ہے کہ کلوننگ کے کچھ فوائد بھی ہوں، جو آج نہیں تو ہو سکتا ہے وہ آئندہ سامنے آجائیں۔ منجملہ ان فوائد کے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جانوروں کے کلوننگ کے نتیجے میں ان کے دودھ سے انسانوں کے لئے دوائیں حاصل کی جاسکتی ہیں اور ان کے جسم سے ایسے اعضاء لیئے جا سکتے ہیں کہ ان کی پیوندکاری ضرورت مند انسانوں میں ممکن ہو۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ حیرت انگیز حد تک سادہ ٹیکنالوجی انسانوں پر بھی استعمال کی جاسکتی ہے اور اس کلوننگ کا فائدہ یہ ہو گا کہ عورتیں کسی مرد کے تعلق کے بغیر اپنی ہم شکل بچیاں جنم دے سکتی ہیں۔

۲ - اسی طرح مرنے والے کی ہو بہو نقل دنیا میں موجود رہ سکتی ہے۔

۳ - اس عمل سے دنیا میں اہم ترین افراد کی تعداد میں ضرورت کے مطابق اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

انسانی کلوننگ کی شرعی حیثیت

انسانی کلوننگ کو مندرجہ بالا فوائد کے باوجود قرآن و سنت کی روشنی میں جائز قرار نہیں دیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ اگر چند معمولی فوائد کو جواز کی دلیل بنایا جائے تو پھر دنیا میں کوئی چیز عدم جواز کے پلے میں نہیں آتی۔ اس لئے کہ ہر چیز میں کچھ نہ کچھ فوائد مضمر ہوتے ہیں۔ اگرچہ وہ بادی النظر سے ظاہر نہیں ہوتے بلکہ اس کے ایسے پہلو کو معلوم کرنے کے لئے عمیق نظر درکار ہوتی ہے۔

جہاں تک مجوزین کی پہلی دلیل کا تعلق ہے، تو شریعت کے حوالے سے افزائش نسل کا یہ طریقہ قطعاً ممنوع اور ناجائز ہے۔ اس لئے کہ افزائش نسل اور توالد و تناسل کا فطری عمل شریعت میں نکاح ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ۔(7)

ترجمہ: اور اللہ نے پیدا کئے تمہارے واسطے تمہاری ہی قسم سے عورتیں اور دیئے تم کو تمہاری عورتوں سے بیٹے اور پوتے اور کھانے کی پاک چیزیں دیں۔

اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی ہے:

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً۔(8)

ترجمہ: اور اس کی نشانیوں سے یہ ہیں کہ بنائے تمہارے واسطے تمہاری قسم سے جوڑے کہ چین سے رہو ان کے پاس اور رکھا تمہارے بیچ میں پیار اور مہربانی۔

مولانا شبیر احمد عثمانیؒ لکھتے ہیں: کہ اول مٹی سے آدم علیہ لسلام کو پیدا کیا پھر اس کے اندر سے جوڑا نکالا تاکہ اس سے انس اور چین پکڑے اور پیدائشی طور پر دونوں صنفوں میں خاص قسم کی محبت اور پیار رکھ دیا تاکہ مقصود ازدواج حاصل ہو۔ چنانچہ دونوں کے میل جول سے نسل انسانی دنیا میں پھیل گئی۔ کما قال اللہ تعالیٰ

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً۔(9)(10)

ترجمہ: لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا (یعنی اول) اس سے اس کا جوڑا بنایا پھر ان دونوں سے کثرت سے مرد و عورت (پیدا کر کے روئے زمین پر) پھیلا دیئے۔

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے زیادہ بچے جننے والی عورت کے ساتھ نکاح کرنے کی ترغیب دی ہے۔ جیسا کہ ارشاد گرامی ہے:

تزوّجوا الودود الولود فانی مکاثر بکم الامم۔(11)

ترجمہ: زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی عورت سے نکاح کرو، کیونکہ میں تمہاری کثرت دیکھنا چاہتا ہوں۔

کلوننگ کا طریقہ کار خلاف فطرت ہے۔ مندرجہ بالا آیات قرآنیہ اور حدیث نبوی ﷺ سے معلوم ہوا کہ افزائش نسل کا فطری اور شرعی طریقہ نکاح ہے۔ میاں بیوی کے باہمی ملاپ سے یہ عمل سرانجام پاتا ہے۔ جبکہ کلوننگ کا طریقہ کار اسلامی فطری عمل توالد و تناسل کے خلاف ہے کیونکہ اس میں دو جوڑوں کا ملاپ نہیں ہوتا۔ بلکہ اس میں مستعمل شدہ خلیے ایک جوڑے سے لئے جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے پیدا ہونے والا بچہ کسی ایک اصل سے محروم ہوتا ہے۔ جس کا انجام یہ ہوگا کہ بچہ مادر پدر آزاد پیدا ہوگا، تو نتیجے کے اعتبار سے کلوننگ مادر پدر آزاد معاشرے کا تصور پیش کرتا ہے۔ کلوننگ کی حرمت پر مندرجہ ذیل دلائل ملاحظہ فرمائیں:

(۱) کلوننگ میں شادی سے استغناء کا تصور پایا جاتا ہے:

ڈاکٹر القرضاوی کی رائے میں کلون ٹیکنالوجی کا ایک خطرناک پہلو یہ بھی ہے کہ کلوننگ ٹیکنالوجی کے ذریعے کسی انسان کی افزائش میں یہ ضروری نہیں ہے کہ مذکورہ خلیہ کسی مرد یا عورت سے لیا جائے۔ بلکہ یہ جسم کے کسی بھی حصے سے لیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ بچوں کی پیدائش میں شادی کی ضرورت معدوم ہوجائے گی، اور میاں بیوی کے درمیان شادی کے بندھن کا اہم محرک ختم ہو جائے گا جس کے نتیجے میں مرد و عورت اپنی خواہشات ناجائز طریقے سے پوری کرنے کی طرف لازمی طور پر بڑھیں گے یوں میاں بیوی اور بچوں کا ساری عمر ایک کنبے کے طور پر رہنے کا تصور اور ان کے آپس میں پیدا ہونے والی لازوال محبت کا خاتمہ ہو جائے گا۔

(۲) کلون ابدیت حاصل کرنے کا نسخہ ہرگز نہیں ہے:

جہاں تک جواز کی دوسری دلیل کا تعلق ہے کہ اس عمل سے کسی بھی شخص کی ہو بہو نقل تیار کی جاسکتی ہے۔ اگر یہ بات ابدیت کی بنیاد قرار دی جائے، تو یہ خیال است و محال است و جنوں۔ اس لئے کہ اس طرح انسان موت یا فنا سے نہیں بچ سکتا۔ کیونکہ یہ عمل ابدیت حاصل کرنے کا نسخہ نہیں ہے جو کلون پیدا ہوگا، وہ دوسرا فرد ہوگا، مرنے والا اپنے وقت پر مر جائے گا۔

(۳) کلوننگ ایک شیطانی عمل ہے:

جہاں تک جواز کی تیسری دلیل کا تعلق ہے تو یہ ایک شیطانی عمل ہے۔ جو تغیر لخلق اللہ کے مترادف ہے۔ کیونکہ یہ خدائی تخلیق کو بگاڑنا ہے اور خدا کی مخلوق میں تخریب کاری ہے جو شیطان کا وعدہ تھا۔ اس حقیقت کا انکشاف خدائے عالم و خبیر نے روز اول ہی میں ابلیس کی زبان میں اس طرح کرا دیا تھا۔ جب کہ اس کو ملعون و مردود قرار دے کر راندہ بارگاہ الٰہی کر دیا تھا اور وعدہ یہ تھا:

وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ۔[12]

ترجمہ: میں انہیں حکم دونگا تو وہ اللہ کی بنائی ہوئی مخلوق کو بدل کر رہیں گے۔

پھر اس کے بعد مذکور ہے کہ شیطان ان سے وعدے کرتا ہے، جھوٹی امیدیں دلاتا ہے اور شیطان محض جھوٹ موٹ کے وعدے کرتا ہے۔ اس موقع پر قرآن مجید میں لفظ ''غرور'' استعمال کیا گیا ہے۔ جس کے معنی عربی میں دھوکہ دینے اور جھوٹے وعدے کرنے کے ہیں۔ اس اعتبار سے یہ فعل (تبدیلی خلقت) پوری انسانیت کو دھوکہ دینے اور جھوٹے وعدے کرنے کے برابر ہے۔ اس فعل کے سنگین نتائج ضرور برآمد ہو کر رہیں گے، جس سے پوری نوع انسانی دوچار ہوگی۔

(۴) ''ویجعل من یشاء عقیما'' کا مصداق کون ہوگا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ۝ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّ اِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۔[13]

ترجمہ: بخشتا ہے جس کو چاہے بیٹیاں اور بخشتا ہے جس کو چاہے بیٹے۔ یا ان کو دیتا ہے جوڑے بیٹے اور بیٹیاں اور کر دیتا ہے جس کو چاہے بانجھ۔ بے شک وہ جاننے والا اور قدرت والا ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ بعض لوگ کو بے اولاد کر دیتا ہے، اب اگر کلوننگ کے ذریعے ہر بے اولاد اولاد حاصل کرنے کی کوشش کرے تو اللہ تعالیٰ کے قول ''و یجعل من یشاء عقیما'' کا مصداق کون ہوگا جبکہ اب ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ بے اولاد ہیں جس سے اللہ تعالیٰ کے قول کی حقانیت مزید پختہ ہو جاتی ہے۔

(۵) کلوننگ انسان کی کرامت وشرافت پر کاری ضرب ہے:

کلوننگ انسانی جبلت میں حیوانی اور بہیمی صفات کی سرایت کا باعث بنتا ہے جو انسان کی کرامت وشرافت پر کاری ضرب ہے۔ کلون ٹیکنالوجی کی ایک اور تازہ ترین تحقیق سامنے آئی ہے جس سے یہ پتہ چلایا گیا ہے کہ اگر ایک جانور یا پرندہ کے دماغ سے خلیات لے کر کسی دوسری نسل کے جانور یا پرندہ کے دماغ میں پیوند کر دیئے جائیں تو جانور کے جبلی رویئے تبدیل کئے جا سکتے ہیں۔ ایک سائنسدان کے بقول یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جانوروں کے دماغ سے ٹشوز لے کر انسانی جنین میں لگا دیئے جائیں اور یوں جو بچہ پیدا ہوگا اس میں حیوانیت موجود ہوگی یعنی اس کی جبلت میں جانوروں جیسی حرکات و سکنات سرایت کر سکتی ہیں، جبکہ یہ قرآنی نصوص کی مخالفت نیز انسانی امتیازات و خصوصیات اور اخلاقی اقدار و روایات سے سراسر انحراف و صرف نظر ہے۔ کیونکہ انسان اشرف المخلوقات واکرم الموجودات ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰي كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ۔[14]

وضاحت: یعنی آدمی کو حسن صورت نطق، تدبیر اور عقل و حواس عنایت فرمائے ہیں جن سے دنیوی واخروی مضار اور منافع کو سمجھتا ہے اور اچھے برے میں فرق کرتا ہے۔[15]

الغرض نوع انسانی کو حق تعالیٰ نے کئی حیثیت سے عزت اور بڑائی دے کر ساری مخلوقات پر فضیلت دے دی ہے۔ ان سب سے بڑھ کر انسان کی اصل فضیلت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی صورت میں پیدا کیا ہے اور اللہ تعالیٰ تمام تغیرات سے ماوراء ہے۔ چنانچہ کسی بھی اعتبار سے اس کا تعین نہیں کیا جا سکتا ہے، چونکہ انسان میں عنصر ربانی موجود ہے اس لئے ایک خاص درجے میں انسان کی خلقت میں بھی تغیر کا تعین نہیں کیا جا سکتا ہے۔ کلوننگ کا عمل بھی ایک طرح کا تعین ہے اس لئے اسے ممنوع قرار دیا گیا ہے۔[16]

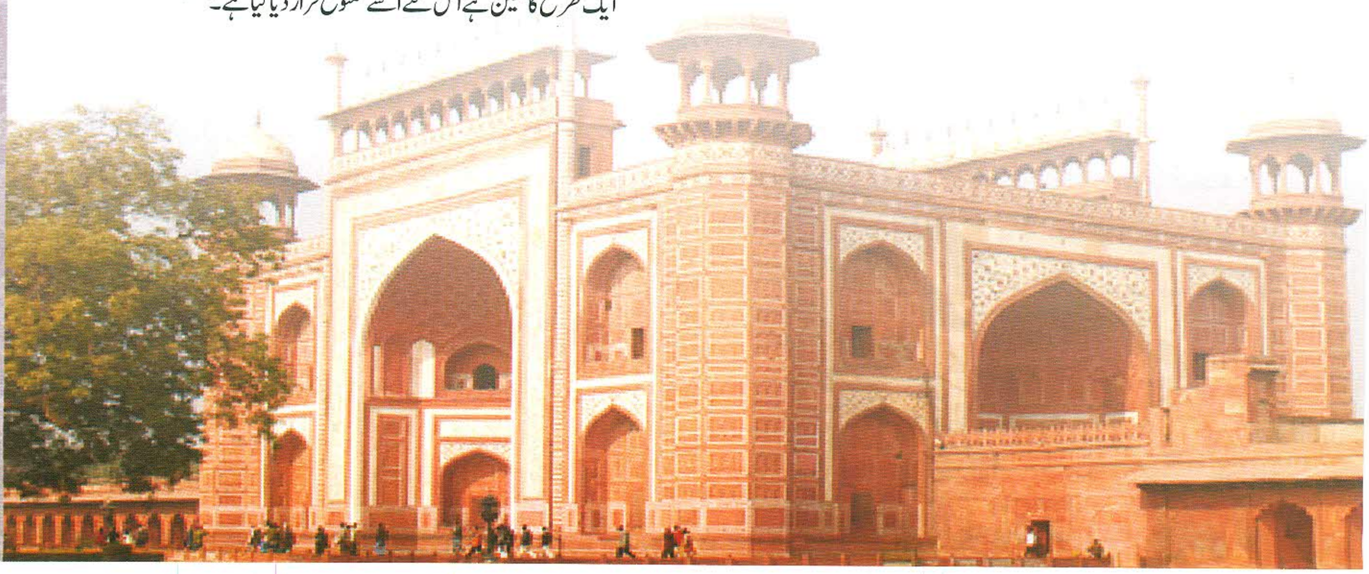

(۶) انسانی کلوننگ ضیاع نسب کا باعث بن سکتا ہے:

اسلامی نقطہ نظر سے نسب کی حفاظت نہایت ضروری ہے اور اس کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ اس لئے ایسی کوئی صورت، جس سے نسب میں معمولی ساشبہ پیدا ہو، گوارا نہیں کی گئی۔ نسب انسان کا بنیادی حق اور امتیازی خوبی ہے جو اس کو دیگر حیوانات سے مثلاً گائے، بھینس، بکری اور دوسرے حیوانات سے ممتاز کرتی ہے۔ حیوانات میں اس کی کوئی اہمیت نہیں کہ یہ کس کی نسل ہے اور نہ ان کے اغراض و مقاصد، نسب کے غیر محفوظ ہونے سے متاثر ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ شریعت میں انسانی نسب کے تحفظ کو مد نظر رکھتے ہوئے اس میں ادنیٰ دجل و تلبیس کو برداشت نہیں کیا گیا اور اسی تحفظ کے لئے (نکاح) عائلی قوانین کے ایک بااعتماد نظام کا خاکہ پیش کیا گیا جس میں رہتے ہوئے نکاح کے ذریعے نسب محفوظ رکھا گیا اور اس راستے میں جو بھی عائق و مانع واقع ہو جائے، اس کو سختی سے مسدود رکھا، اس تحفظ کے پیش نظر زنا کو حرام کیا گیا اور اس کی حدود کو دستوری حیثیت دے دی کہ اس میں انسانی نسب کا مقدس رشتہ برقرار نہیں رہ سکتا، الغرض اسلامی تعلیمات کی روشنی میں نسبی تعلق اور اس کی حفاظت نہ صرف دنیاوی احکام و مصالح کے اعتبار سے ضروری ہے بلکہ آخرت میں بھی اس کے فی الجملہ اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اس تعلق کے باقی رہنے کا احادیث صحیحہ سے پتہ چلتا ہے۔ جیسا کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

تدعون یوم القیامة باسمائکم واسماء
أبائکم فاحسنوا اسمائکم۔[17]

ترجمہ: تمہیں قیامت کے دن تمہارے اور تمہارے باپ کے ناموں سے پکارا جائے گا لہٰذا تم اپنے نام اچھے رکھا کرو۔

اس کے علاوہ شریعت میں بہت سے احکام ایسے ہیں جو نسب سے متعلق ہیں، منجملہ ان میں سے وراثت، بیوی کی اصول و فروع کی حرمت، نفقہ کا وجوب، رہائش اور صلہ رحمی وغیرہ ہیں۔ یہ سب انسانی کلوننگ میں مفقود ہیں اور اس مقدس رشتے کا تصور ہی باقی نہ رہ سکتا ہے بلکہ کلوننگ ایک مادر پدر آزاد معاشرے کا نظریہ پیش کرتا ہے۔[18]

(۷) کلوننگ کے معاشرے پر مضر اثرات:

کلوننگ کے معاشرے پر درج ذیل مضر اثرات مرتب ہو سکتے ہیں:

۱ - اس عمل کا ایک مضر پہلو یہ ہے کہ ایک عیاش انسان دولت کی طاقت سے اپنی پسند کی حسیناؤں کے ماڈل بنا کر عیاشی و فحاشی کا بازار سجائے گا۔

۲ - اس طریقہ سے عورتوں میں بے پردگی اور بے حیائی کا رجحان کئی گنا بڑھ جائے گا۔

۳ - اس کا ایک بھاری نقصان یہ بھی ہے کہ دولت کا بھوکا شخص کلوننگ کے عمل سے بچے پیدا کر کے ان کے اعضاء پر قیمت لگا کر مشین کے پرزوں کی طرح فروخت کرے گا، جبکہ انسان کی بیع از روئے کرامت شرعاً ناجائز ہے۔ اس لئے کہ بیع مال کا ہوتا ہے اور انسان مال نہیں چنانچہ علامہ ابن الھمام کہتے ہیں:

(والانتفاع به لان الآدمی مکرم غیر مبتذلٍ فلا یجوز ان یکون شیئاً من اجزائه مهانا و مبتذلاً) و فی بیعه اهانة۔[19]

ترجمہ: یعنی (کہ انسان کی خرید و فروخت ناجائز ہے) اور اس سے فائدہ اٹھانا (بھی ناجائز ہے) کیونکہ انسان قابل احترام ہے، گھٹیا نہیں ہے تو جائز نہیں کہ اس کا کوئی عضو اہانت والا اور گھٹیا ہو اور اسے بیچنا اس کی توہین ہے۔

۴ - کلوننگ کے اس عمل میں اجنبی عورت کے رحم میں خلیہ رکھا جاتا ہے۔ اس عمل کے لئے غیر محرم مرد کے سامنے اس عورت کا ستر کھل جاتا ہے، جو خلاف شرع اور خلافت فطرت عمل ہے۔ اسلام نے ہم جنس یا غیر جنس کے سامنے بلاضرورت شرعی کشفِ عورت کی اجازت نہیں دی اور اپنے ستر کو چھپانا فرض قرار دیا ہے لہٰذا ان وجوہات کی بنا پر انسانی کلوننگ کا عمل ناجائز اور حرام ہے۔[20]

انسانی کلوننگ فقہی قواعد کی رو سے

۱ - درج بالا تفصیل سے یہ بات بخوبی واضح ہوئی کہ کلوننگ کے ممکنہ فوائد بہت کم ہیں اور ان کے واقعی و یقینی مضرات کے پھیلاؤ کا دائرہ بہت وسیع ہے اس لئے بقاعدہ (لاضرر ولا ضرار)۔[21] ضرر اٹھانا اور ضرر پہنچانا اسلام میں نہیں ہے، کلوننگ کو ناجائز قرار دیا جائے گا۔

۲ - اگرچہ اس عمل پر پابندی کے نتیجے میں بعض امکانی مضرات کا گمان ہے تاہم اس کے ضرر عام سے بچانے کی خاطر اس ضرر خاص کو شرعاً متحمل کیا جا سکتا ہے۔

جیسا کہ فقہی قاعدہ ہے:

یتحمل الضرر الخاص لاجل الدفع الضرر العام و منها: جواز الرمی الی کفار تترسوا بصبیان المسلمین و منها: و جوب نقض حائط مملوک مال الی طریق العامة علی مالکھا دفعا للضرر العام۔[22]

ترجمہ: ضرر خاص کو ضرر عام سے بچانے کی غرض سے برداشت کیا جا سکتا ہے اور ان میں سے یہ ہے: کہ مسلمان بچوں کی آڑ لینے والے کفار پر تیر اندازی کرنا اور اسی طرح جو دیوار راستے میں بندش کا باعث بن جائے اس کا گرانا مالک پر واجب ہے از روئے دفع ضرر عام۔

۳ - انسانی کلون ٹیکنالوجی کے بنانے والوں کی نظر میں اس عمل کا منافع خواہ کچھ بھی ہو، لیکن شریعت میں ان کے دفع مفاسد مقدم ہے کسب منافع پر، کیونکہ جب بھی کسی چیز میں منافع اور مفاسد کے درمیان تعارض آجائے تو شرعاً فساد کی دفع مقدم ہو گی جلب منافع پر۔

چنانچہ شیخ ابن نجیم فرماتے ہیں:

درء المفاسد أولى من جلب المصالح . فإذا تعارضت مفسدة و مصلحة قدم دفع المفسدة غالبا ؛ لأن اعتناء الشرع بالمنهيات أشد من اعتنائه بالمأمورات ، ولذا قال عليه السلام { إذا أمرتكم بشيء فأتوا منه ما استطعتم ، وإذا نهيتكم عن شيء فاجتنبوه }[23]

ترجمہ: مفاسد و مضرات کا ازالہ جلب منافع سے بہتر اور افضل ہے اس لئے کہ جب فساد اور صلاح کے درمیان تعارض آجائے، تو دفع فساد کو بسا اوقات مقدم کیا جائے گا کیونکہ شریعت میں ترک منہیات کا زیادہ اعتبار اور اہتمام ہے کسب مامورات اور مشروعات سے ۔اس لئے کہ حدیث شریف میں رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ میں جب تم کو کسی چیز کا حکم دوں، تو اسے اتنا کرو جتنا تمہارے بس میں ہو اور جب میں کسی چیز سے تم کو منع کروں تو اس سے پرہیز کرو۔

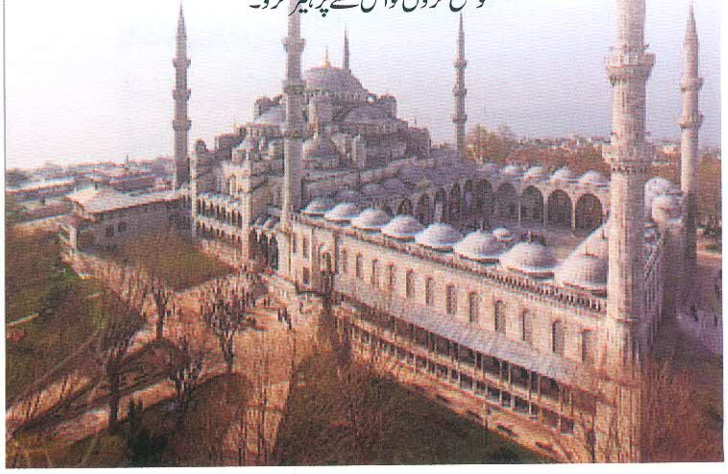

۴ - امام شاطبیؒ کا قاعدہ ہے:

فالمصلحة اذا کانت ھی الغالبة عند مناظرتھا مع المفسدة فی حکم الاعتیاد، فھی المقصودة شرعا، و لتحصیلھا وقع الطلب علی العباد، و کذلک المفسدة اذا کانت ھی الغالبة بالنظر الی المصلحة فی حکم الاعتیاد، فرفعھا ھو المقصود شرعا، و لاجلہ وقع النھی۔[24]

ترجمہ: کسی کام کے مضر اور مفید پہلوؤں کی موجودگی میں اگر عادۃً (اکثر حالات میں) افادیت والا پہلو غالب رہا کرتا ہو، تو شرعاً وہ کام مقصود ہو جاتا ہے اور اس کے حاصل کرنے کا بندوں کو حکم دیا جاتا ہے۔ اس کے بالمقابل اگر کسی کام میں مضر پہلو اس کے مفید پہلو پر عادۃً غالب ہو، تو اس کو ہٹانا شرعاً مقصود ہے اور لوگوں کو اس کام سے منع کیا جائے گا۔

کلوننگ کے بارے میں مجمع الفقہ الاسلامی کی قرارداد

بین الاقوامی اسلامی فقہ اکیڈمی کی کونسل کا دسواں اجلاس جدہ (سعودی عرب) میں مورخہ ۲۳ تا ۲۸ صفر ۱۴۱۸ھ بمطابق ۲۸ جون تا ۳ جولائی ۱۹۹۷ء منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں کونسل نے انسانی کلوننگ کے موضوع پر پیش کئے جانے والے مقالات اور نویں فقہی طبّی سیمینار کے مطالعات، تحقیقات اور سفارشات سے آگاہی حاصل کی۔ یہ سیمینار اسلامی تنظیم برائے طبّی علوم نے اکیڈمی اور دیگر اداروں کے تعاون سے الدار البیضاء، مراکش میں مورخہ ۹ تا ۱۲ صفر ۱۴۱۸ھ بمطابق ۱۴ تا ۱۷ جون ۱۹۹۷ء منعقد کیا تھا۔ کونسل نے ان مناقشوں کو بھی سنا جو اس موضوع پر فقہاء اور اطباء کے درمیان ہوئے تھے۔ اس کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچی کہ انسانی کلوننگ ناجائز ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں بین الاقوامی اسلامی فقہ اکیڈمی نے درجہ ذیل فیصلے کیے:۔

۱ - انسانی کلوننگ کی وہ تمام صورتیں حرام ہیں جو نسل انسانی میں اضافے کا باعث ہوں۔

۲ - اگر کوئی مذکورہ بالا فیصلے کی خلاف ورزی کرے تو اسے مجمع الفقہ الاسلامی کے نوٹس میں لایا جائے تاکہ اس پر شریعت کی روشنی میں غور کیا جائے۔

۳ - وہ تمام صورتیں حرام ہیں جن میں علاقہ زوجیت کے علاوہ کسی اور عنصر کا عمل دخل ہو، چاہے وہ رحم ہو یا بیضہ ہو یا جسمانی خلیے۔

۴ - اسلام عوام الناس کی مصلحت کے پیش نظر شرعی حدود کے اندر رہتے ہوئے مائیکروبیالوجی (Micro Biology)، باٹنی (Botany) اور زالوجی (Zoology) میں کلوننگ کی تکنیک اور جنیاتی انجنیئرنگ (Genetic engineering) کے استعمال کی اجازت دیتا ہے۔

۵ - تمام مسلم ممالک سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ ایسے قوانین وضع کریں جو ملکی و غیر ملکی اداروں نیز تحقیقاتی اداروں اور غیر ملکی ماہرین کو مسلم ممالک میں کلوننگ کو فروغ دینے کے لیے تجربات کرنے سے روکیں۔

۶ - مجمع الفقہ الاسلامی اور اسلامی تنظیم برائے علوم طبیۃ دونوں کلوننگ پر ہونے والے تجربات اور اس حوالے سے ہونے والی نئی ایجادات سے خود کو باخبر رکھیں گے نیز دونوں کلوننگ کی اصطلاحات کو منضبط کریں گے اور اس کی شرعی حیثیت سے عوام الناس کو آگاہ کرنے کے لیے سیمینارز اور اجلاس منعقد کریں گے۔

۷ - ماہرین اور فقہی اسکالرز پر مشتمل ایسی کمیٹیاں تشکیل دی جائیں جو مسلم ممالک میں بیالوجی (Biology) کے میدان میں تحقیق کے حوالے سے ضابطہ اخلاق وضع کریں۔

۸ - بیالوجی (Biology) اور جینیات (Genetics) میں تحقیق کرنے کی خاطر ایسے ادارے تشکیل دیئے جائیں جو سائنسی ترقی میں معاون ثابت ہوں تاکہ عالم اسلام سائنس کی دنیا میں خود کفیل ہو جائے اور اسے دوسروں پر انحصار نہ کرنا پڑے۔

۹ - سائنسی ایجادات کو اسلامی نقطہ نظر سے پرکھا جائے اور میڈیا کو ان مسائل کے حوالے سے شریعت پر مبنی رویہ اپنانے کی دعوت دی جائے تاکہ یہ ایجادات اسلام کی روح کے منافی استعمال نہ ہوں اور عوام کو شرعی مسائل کے حوالے سے بھی صحیح آگاہی ہو۔[25]

کلوننگ سے متعلق شیعہ فقہاء کی آراء

کلوننگ سے متعلق شیعہ فقہاء کے ہاں مندرجہ ذیل نظریات موجود ہیں:

۱- فی نفسہ جائز ہونا۔ ۲- فردی اور محدود سطح پر جائز ہونا۔ ۳- اولیت کے طور پر حرام ہونا

۱- فی نفسہ جائز ہونا:

بعض فقہاء اور صاحب نظر حضرات نے انسانی کلوننگ کے حرام ہونے پر دلیل نہ ہونے کی وجہ سے اور قاعدہ حل (کل شیئ لک حلال) اور اصل اباحت کے مطابق، انسانی کلوننگ کو جائز قرار دیا ہے۔

حضرت آیت اللہ سیستانی، آیت اللہ موسوی اردبیلی، آیت اللہ فاضل لنکرانی، آیت اللہ علامہ فضل اللہ اور آیت اللہ محمد مومن وغیرہ نے اس سوال کہ ''کیا جدید علمی طریقوں سے لیبارٹری میں انسان کی کلوننگ جائز ہے؟'' کے جواب میں فرمایا: ''فی حد ذاتہ، (فی نفسہ) اس میں کوئی اشکال نہیں ہے''۔

بعض دوسرے فقہاء نے اس کام کے مباح ہونے کے علاوہ اس سلسلے میں پیدا شدہ ابہامات اور سوالات، جو دوسروں کے نزدیک حرام ہونے کا سبب بنے تھے، کا مفصل طور پر جواب دیا۔

بعض فقہاء کہتے ہیں کہ اگر یہ کام مفاسد کا سبب بنے تو انسان کی کلوننگ ان مفاسد کو مدنظر رکھ کر ثانوی طور پر حرام ہو گی، حضرت آیت اللہ سید کاظم حائری اور آیت اللہ مکارم شیرازی نے اس نظریہ کی حمایت کی ہے۔

۲ - محدود طور پر جائز ہونا:

بعض علماء نے ''اصل اولیہ'' کے استناد سے، انسانی کلوننگ کو جائز جانا ہے، لیکن ان کا نقطہ نظر یہ ہے کہ وسیع طور پر کلوننگ بعض مشکلات کا سبب بنتی ہے، شیخ حسن جواہری نے یہ نظریہ بیان کیا ہے کہ انہوں نے نہ صرف اس کام کو فردی اور محدود طور پر جائز جانا ہے بلکہ اس کام کے حرام ہونے کے دعویٰ کرنے کو بھی حرام قرار دیا ہے یعنی کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ ایک مشروع کام کو حرام جانے اور بغیر کسی دلیل کے اس کے حرام ہونے کا فتویٰ دے۔

۳ - اولیت کے طور پر حرام ہونا:

حضرت آیت اللہ تبریزی نیز لبنان کے علماء میں مرحوم علامہ محمد مہدی شمس الدین انسانی کلوننگ کی حرمت کے قائل ہیں بلکہ انہوں نے اسے حیوانوں میں بھی حرام قرار دیا ہے۔[26]

کلوننگ سے متعلق دیگر ادیان کی آراء

۱ - ۲۹، اگست ۲۰۰۰ء کو پوپ نے ویٹی کن سٹی میں اعضاء کی منتقلی کی ایک بین الاقوامی کانگریس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ''کلوننگ کے معالجاتی پہلو کے باوجود اخلاقیات کے کسی بھی قانون میں انسانوں پر کلوننگ کے تجربات کو قابل قبول قرار نہیں دیا جاسکتا اور اس قسم کی تحقیق پر پابندی ہونی چاہیے۔''

۲ - عیسائی علماء نے کلوننگ کے عمل کے دوران انسانی جنین (Human embryo) کو ضائع کرنا قتل کے مترادف قرار دیا ہے۔

۳ - یہودی علماء نے بھی کلوننگ کو ایک بے مقصد کام میں قوت اور وقت کا ضیاع قرار دیا ہے۔[27]

خلاصہ کلام یہ ہے کہ انسانی کلوننگ کے فوائد سے انکار نہیں کیا جاسکتا لیکن یہ بات بھی قابل غور ہے کہ اس کے نقصانات فوائد سے زیادہ ہیں۔ چنانچہ شرعی نقطہ نظر سے انسانی کلوننگ ناجائز ہے اور اسی لیے اسے عیسائی اور یہودی علماء نے بھی ناجائز قرار دیا ہے۔

حوالہ جات

1. www.kitabosunnat.com/articles/islam-aur-scince /30-clonning-ka-scinci-amal-tarof-o-tajzia.html
2. www.learn.genetics.utah.edu/content/ cloning/whatiscloning
3. www.learn.genetics.utah.edu/content/ cloning/clonezone
4. www.kitabosunnat.com/articles/islam-aur-scince/ 30-cloning-ka-scinci-amal-tarof-o-tajzia.html
5. www.en.wikipedia.org/wiki/Cloning

-6 کلوننگ، پروفیسر ڈاکٹر نور احمد شاہتاز ص ۲۰، اسکالرز اکیڈمی، کراچی

-7 سورۃ النحل: ۲ ۷

-8 سورۃ الروم: ۲۱

-9 سورۃ النساء: ۱

-10 تفسیر عثمانی، ج ۳، ص ۶۳، دار الاشاعت، کراچی

-11 سنن ابی داؤد، ج ۲، ص ۱۷۵، حدیث: 2052

-12 سورۃ النساء: ۱۱۹

-13 سورۃ الشوریٰ: ۴۹- ۵۰

-14 سورۃ بنی اسرائیل: ۷۰

-15 تفسیر عثمانی، ج ۲، ص ۴۰۴، دار الاشاعت، کراچی

-16 انسانی کلوننگ کی شرعی حیثیت، مولانا مفتی نعمت اللہ حقانی بحوالہ ماہنامہ الحق، ج ۳۳/شمارہ ۷

-17 سنن ابی داؤد، ج ۲، ص ۷۰۵، حدیث: ۴۹۴۸

-18 انسانی کلوننگ کی شرعی حیثیت، مولانا مفتی نعمت اللہ حقانی، ص ۳، بحوالہ اسلام کے معاشرتی مسائل دین فطرت کی روشنی میں، مولانا برہان الدین

-19 شرح فتح القدیر ج ۶، ص ۳۹۱، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان

-20 انسانی کلوننگ کی شرعی حیثیت، مولانا مفتی نعمت اللہ حقانی، ص ۳۸، بحوالہ فتاویٰ حقانیہ، ج ۱، ص ۳۲۷

-21 شرح مختصر الروضۃ، تالیف: سلیمان بن عبد القوی، تحقیق: عبد اللہ بن عبد المحسن، ج ۲، ص ۴۳۸، مؤسسۃ الرسالۃ

-22 الاشباہ والنظائر علی مذہب ابی حنیفۃ النعمان، الشیخ زین العابدین عمر بن ابراہیم بن نجیم، ص ۸۷، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان

-23 ایضاً

-24 الموافقات فی اصول الشریعۃ، ابراہیم بن موسیٰ اللخمی الغرناطی المالکی، ص ۲۳۲

-25 قرارات وتوصیات مجمع الفقہ الاسلامی التابع لمنظمۃ المؤتمر الاسلامی، جمیل أبو سارۃ، ص ۱۵۸- ۱۶۰

-26 شبیہ سازی انسان در فقہ اسلامی، ڈاکٹر حبیب اللہ عظیمی، ص ۱۲- ۱۶

-27 www.kitabosunnat.com/articles/islam-aur-scince/ 30-clonning-ka-scinci-amal-tarof-o-tajzia.html